2017
H 1439

VOL
14

زیرِ سرپرستی

سرکارِ قائمِ آلِ محمدؑ

دعائے سیدہؑ

ماتم سدا کرنا

کلام

آصف رضوی

نوحہ خواں : صدائے العطش " غازیؑ سنگت " رضویہ سوسائٹی۔ کراچی

ماتم سدا کرنا ماتم سدا کرنا
پیاسے شہیدوں پہ آہ و بُکا کرنا

(۱) ماتم کی خاطر ہی ہم کو بنایا ہے ہم کو حدیثوں نے یہ ہی بتایا ہے
وعدہ ہے بی بیؑ سے وعدہ وفا کرنا

(۲) شہہؑ کے مصائب پر روئے ملائک بھی پائی اجازت پھر شہہؑ کی زیارت کی
کارِ ملائک ہے مجلس بپا کرنا

(۳) نبیوںؑ نے مولاؑ کا غم یہ منایا ہے مشکل کو پھر رب نے آساں بنایا ہے
امرِ اِلٰہی ہے شہہؑ کی عزا کرنا

(۴) جب تک رہا زندہ عابدؑ نے مجلس کی غیبت میں روز و شب روتا ہے مہدیؑ بھی
کارِ امامت ہے غم یہ بپا کرنا

(۵) مقتل بھی دیکھا اور جھیلے مصائب بھی مجلس اسیری میں لوٹی تو مجلس کی
سنّت ہے زینبؑ کی سنّت ادا کرنا

(۶) بدلہ مظالم کا ہونا ہے مہدیؑ سے بدلے کی حسرت کو زندہ یہ ماتم رکھے
اِس کے لئے چاہیے خود کو فِدا کرنا

(۷) جس نے بچایا دیں اپنی شہادت سے اُس کی مصیبت کا ہرگز نہ ماتم رُکے
زندہ اِسی غم سے کرب و بلا کرنا

(۸) جب آئے غم کرلو ایسی عبادت ہے ممکن ہے تنہا بھی ممکن جماعت ہے
آنسو رہیں جاری دل سے دُعا کرنا

(۹) حاضر ہے مہدیؑ جو آصفؔ دُعا مانگو پچھلی صفوں میں ہی مولاؑ ہمیں رکھ لو
لشکر بناؤ تو مولاؑ نگاہ کرنا

نوحہ خواں : غازیؑ سنگت ۔ رضویہ سوسائٹی ، کراچی

شاعر : آصفؔ رضوی

والیم : ۱۴ ۔ ۲۰۱۷ء ۔ ۱۴۳۹ ھ

یہ غم بُھلا دو　جو کہہ رہا ہے　اُس کو خبر کیا؟　یہ کربلا ہے
عرش بریں سے　فرشِ زمیں تک　سبطِ نبیؐ کی　فرشِ عزا ہے

(۱) ایسی یزیدی　آندھی چلی تھی　سَر شہہؑ نہ دیتے　تو کچھ نہ رہتا
مُرسل بھی آخر　اور دِیں بھی آخر　باقی ہے جو بھی　اِس کی عطا ہے

(۲) آدمؑ سے لیکر　خود مصطفیٰؐ کی　سب محنتوں کا　حاصل یہ دیں ہے
کُل انبیاء کی　قربانیاں وہ　اِس خوں کے صدقے　اُن کی بقاء ہے

(۳) جُز کربلا گر　ممکن نہیں تھا　کُل انبیاء کی　محنت کا بچنا
رَب کیوں بناتا　یہ ساری ہستی　اِس کربلا سے　ہی ابتداء ہے

(۴) روتے رہے ہیں　سب انبیاء بھی　زہرؑا ، علیؑ اور　خود مصطفیٰؐ بھی
اِس کربلا کے　ہونے سے پہلے　اِس کربلا پر　ماتم ہوا ہے

(۵) مہدیؑ کہے گا　اے اہلِ عالم　مارا گیا ہے　مِرے جَد کو پیاسا
بدلے کی خاطر　زندہ ہے مہدیؑ　یہ غم بھی رب نے　زندہ رکھا ہے

(۶) کُرتا لہُو میں　ڈُوبا وہ آصفؔ　محشر میں لیکر　آئیں گی زہرؑا
اِس کربلا سے　ہی ابتداء تھی　اِس کربلا پر　ہی انتہا ہے

نوحہ خواں : غازیؑ سنگت ۔ رضویہ سوسائٹی ، کراچی

شاعر : آصفؔ رضوی

والیم : ۱۴ ۔ ۲۰۱۷ء ۔ ۱۴۳۹ ھ

مقام شہدائے کربلا کا سمجھ سکے نہ زمانے والے
کسی نبیؑ کو مِلے نہ ایسے گھرانے حق پر لُٹانے والے

(۱) حسنؑ کو اور نہ ہی مصطفیٰؐ کو مِلے نہیں ایسے مرتضیٰؑ کو
صحابی جیسے مِلے ہیں مجھ کو خوشی خوشی سَر کٹانے والے

(۲) نماز مقتل میں آ کے دیکھو بنے ہیں کیسے یہ ڈھال میری
نشانے تیروں کو آگے بڑھ کے بدن سے اپنے لگانے والے

(۳) عجب تھی اُلفت کٹا کے سَر بھی رُکا نہ اِن کا نثار ہونا
سُموں کی ضَربیں رہے سجاتے سِناں پہ بھی سَر اُٹھانے والے

(۴) سِناں پہ شہہؑ سے قُرآن سُن کے کہا یہ اُن جھومتے سَروں نے
کہو نہ اُن سے کتاب کافی کتاب ہیں جو پڑھانے والے

(۵) حسنؑ کو چھوڑا گیا اکیلا غریبی مسلمؑ کی سب نے دیکھی
یہاں بُجھا بھی دِیّا تو بولے نہیں ہیں ہم چھوڑ جانے والے

(۶) عجیب ایسے جوان دیکھے لگائیں سینوں سے برچھیوں کو
عجیب تر شِیر خوار دیکھے وہ تیر پر مُسکرانے والے

(۷) وفا کے ایسے معیار دیکھے کھڑے ہیں پانی میں بھر کے پانی
اِمامؑ کی تشنگی کے غم میں نہر کو نہ مُنہ لگانے والے

(۸) ظہور کے واسطے وہ آصفؔ سپاہی چُن چُن کے لے رہا ہے
کہاں ہیں وہ کربلائی جزبے گلے چُھری پر چلانے والے

شاعر: آصفؔ رضوی نوحہ خواں: غازیؑ سنگت ۔ رضویہ سوسائٹی، کراچی والیم: ۱۴۔۲۰۱۷ء۔ ھ ۱۴۳۹

مقتل میں شہہؑ نے محفل سجائی   محفل نہ ایسی دیکھی خدایا
کچھ یہ حسیں ہے شہداء کے دم سے   کچھ قیدیوں نے راہ میں بنایا

(۱) دو رنگ لگے ہیں اِس کربلا میں   اِک رنگ تو شہداء کے خوں سے آیا
کھائے ہیں پتھر جو قیدیوں نے   اِک رنگ اُن کے خوں نے لگایا

(۲) مظلومیت کی محفل نے جیسے   شہداء کے زخموں سے پائی زینت
شامِ غریباں کے قیدیوں کی   غربت نے مِل کر اِس کو سجایا

(۳) اب تک چراغاں ہے کربلا میں   جلتی ہے شہداء کی پیاس اِس میں
اونٹوں سے گرتے بچوں کے غم نے   جلتے دیّوں کی لَو کو بڑھایا

(۴) آنسو یہاں پر جو اِس قدر ہیں   پامال ہو کر شہداء نے بانٹے
کھا کھا کے دُرّے اُن قیدیوں نے   آنسو کا مِلنا آساں بنایا

(۵) آئیں نہ کیونکر مہماں یہاں پر   کٹتے گلوں نے دعوت جو دی ہے
رسّی میں جکڑے ننھے گلوں نے   جو آیا اُس کو اپنا بنایا

(۶) صحرا میں گرتے خالص لہُو سے   رونق ہے باقی اِس کربلا میں
طوقِ رَسَن سے اِن رونقوں نے   اپنی بقاء کا اِلہام پایا

(۷) بے گور لاشوں نے مِل کے آصفؔ   یہ فرشِ محفل رَن میں بچھایا
بے یار قیدی دیتے ہیں پہرہ   یہ فرشِ محفل اب تک بچایا

نوحہ خواں : غازیؑ سنگت ۔ رضویہ سوسائٹی ، کراچی

شاعر : آصفؔ رضوی

والیم : ۱۴ ۔ ۲۰۱۷ء ۔ ۱۴۳۹ ھ

نکلی ہیں دیں بچانے اِس گھر کی بیٹیاں بھی
مُشکل جو وقت آیا
بیٹوں نے سَر دیئے تو پیچھے رہیں نہ وہ بھی
مِٹنے سے حق بچایا

(۱) اِک بیٹی فاطمہؑ ہے دربار جو گئی تھی
خطبے سے ظلمتوں کے پردے ہٹا رہی تھی
حیدرؑ کی وہ محافظ خود ڈھال بَن گئی تو
پہلو پہ دَر گِرایا

(۲) زینبؑ ہے ایک بیٹی حاظر ہے دَشت میں جو
بازاروں سے گزر کے دربار آ گئی وہ
محفِل ہی رو پڑی تھی حاکم کے روُبرو جب
حق کیا ہے یہ بتایا

(۳) اِک بیٹی ہے سکینہؑ بابا کی لاڈلی تھی
گوہر لُٹائے اُس نے دامن میں آگ بھی تھی
زنداں میں مَر کے اُس نے سب کو رہائی دے دی
اِماؑم کو چُھڑایا

(۴) صغرؑا ہے ایک بیٹی بابا نے گھر میں چھوڑا
تڑپی ہے جب تلک نہ اُجڑا گھرانا لوٹا
پھر اُجڑے قیدیوں کی اُس میزباں نے بڑھ کے
اِک اِک کا غم بٹایا

(۵) اِک قُم کی فاطمہؑ ہے بھائی کی یاد میں جو
نکلی تھی اپنے گھر سے قُم تک پہنچ گئی وہ
قدموں کا یہ اثر ہے آلِ نبیؐ کا اُس نے
سارا شہر بنایا

(۶) آصفؔ نبیؐ کے گھر سے آتی ہے اِک صدا جو
رحمت یہ بیٹیاں ہیں سمجھو نہ بار اِن کو
سب سے بڑے نبیؐ کو دے کر خدا نے بیٹی
پیغام یہ سُنایا

شاعر : آصفؔ رضوی نوحہ خواں : غازیؑ سنگت ۔ رضویہ سوسائٹی ، کراچی
والیم : ۱۴ ۔ ۲۰۱۷ ۔ ھ ۱۴۳۹

در خیبر کا آسان تھا پر اب زہرؑا کا تابوت اُٹھانا بھاری ہے
فوجوں سے لڑا ہے جو تنہا اُسے زہرؑا کو تنہا دفنانا بھاری ہے

(۱) وہ جس کے سہارے آج تلک میری ہر مشکل آسان ہوئی
بیٹھا ہوں سِرہانے تُربت کے تنہا اُس کو یوں چھوڑ کے جانا بھاری ہے

(۲) جس شیرِ خدا کے خطبوں کو دنیا خاموشی سے سُنتی
دن رات جو روئیں مادر پر اُن بچوں کو اُسے چپ کروانا بھاری ہے

(۳) وہ غسل و کفن وہ سخت گھڑی میرے صبر کے بندھن ٹوٹ گئے
مَحرم ہے جو رب کے رازوں کا اُسے زہرؑا کا یہ زخم چُھپانا بھاری ہے

(۴) حق تھا کہ جنازہ شان سے ہو دنیا آ کر تعظیم کرے
آسان تھیں سب جنگیں لیکن اب زہرؑا کی یہ قبر مٹانا بھاری ہے

(۵) تابوت سے لاش اُٹھاؤں یا مَیں تُربت کے اندر جاؤں
آساں تھی شبِ ہجرت لیکن اس رات یہاں یہ فرض نبھانا بھاری ہے

(۶) آصفؔ جب لاش اُٹھائی تو تُربت میں نبیؐ کے ہاتھ دِکھے
آسان ہوئی مشکل لیکن تنہا گھر کو اب لَوٹ کے جانا بھاری ہے

نوحہ خواں : غازیؑ سنگت ۔ رضویہ سوسائٹی ، کراچی

شاعر : آصفؔ رضوی

والیم : ۱۴ ۔ ۲۰۱۷ء ۔ ۱۴۳۹ ھ

تھا سب سے بڑا جو پیغمبرؐ وہ سب سے بڑا مظلوم رہا
مظہر تھا جو رَب کی رحمت کا وہ غربت کا مفہوم رہا

(۱) جس کی الفت میں خالق نے سارے عالم تخلیق کیئے
پایا نہ قلم کاغذ اُس نے وقتِ آخر محروم رہا

(۲) جس کے صدقے میں دنیا کو قرآن و اہلِ بیتؑ ملے
اُسے حَسْبُنَا کی ضرب لگی تاریخ میں یہ مرقوم رہا

(۳) ملی جس کو جو بھی خیر کہیں جلوہ ہے اُسی کی عظمت کا
ہذیان کی تہمت کا زخمی جاتے جاتے مغموم رہا

(۴) اِک غار میں جس نے تین برس فاقوں میں مصیبت میں کاٹے
فرمانِ غدیر جو نہ مانا تڑپا جب تک مسموم رہا

(۵) کھائے تھے ہدایت کی خاطر جس نے طائف میں پتھر بھی
ہئے ایسے نبیؐ سے لوگوں کا برتاؤ بڑا مذموم رہا

(٦) آصفؔ کچھ اجر نہ مانگا پر اِک آلؑ کی الفت مانگی تھی
پائی نہ مودّت قربیٰ نے مظلوم ہر اِک معصوم رہا

نوحہ خواں : غازیؑ سنگت ۔ رضویہ سوسائٹی ، کراچی
شاعر : آصفؔ رضوی
والیم : ۱۴ ۔ ۲۰۱۷ء ۔ ھ ۱۴۳۹

عاشور سے دنیا باقی ہے   عاشور ظہور کرائے گا
دنیا جس مہدیؑ کو ترسے   عاشور ہی اُس کو لائے گا

(۱) امید پہ گر دنیا قائم   مہدیؑ سے بڑی امید ہے کیا
وعدہ ہے خدا کا بھیجوں گا   اِک روز بھی گر رہ جائے گا

(۲) حق کی خاطر عاشورہ ہی   میدان میں لائے آج تلک
مہدیؑ کو تلاش ہے جس کی وہ   لشکر یہ خون بنائے گا

(۳) حق و باطل میں فرق ہے کیا   عاشور نے واضح کر ڈالا
شبیرؑ کے تھے جو پیمانے   مہدیؑ بھی انہیں دہرائے گا

(۴) آدمؑ سے گیارہویں مولاؑ تک   مقصد تو سبھی کا ایک رہا
ثاراتِ حسینؑ کا اِک نعرہ   سب کا بدلہ دلوائے گا

(۵) باطل سے ٹکرنے والوں کی   عاشور نے عظمت بتلا دی
مہدیؑ کے پیروکاروں کو   باغی نہ کوئی کہہ پائے گا

(۶) شبیرؑ کے غم نے آصفؔ یوں   وہ آگ بھری ہے سینوں میں
عاشور جگائے رکھے گا   مہدیؑ جب تک نہ آئے گا

نوحہ خواں : غازیؑ سنگت ۔ رضویہ سوسائٹی ، کراچی

شاعر : آصفؔ رضوی

والیم : ۱۴ ۔ ۲۰۱۷ء ۔ ۱۴۳۹ ھ